فضائل مدینۃ الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم
از:
مولانا حافظ محبوب علی خان صاحب
قادری، برکاتی، رضوی، مجددی، لکھنوی علیہ الرحمہ
ناشر: جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سلسلہ اشاعت : ۶۷ ویں

نام کتاب : فضائل مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مئولف : علامہ محمد محبوب علی خان رضوی علیہ الرحمہ

ضخامت : ۴۸ صفحات

تعداد : ۲۰۰۰

سن اشاعت : فروری ۱۹۹۹

☆☆ ناشر ☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی

فضائل مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

از

☆☆☆

مولانا حافظ محبوب علی خان صاحب

قادری، برکاتی، رضوی، مجددی، لکھنوی علیہ الرحمہ

☆☆ ناشر ☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی۔ ۴

☆☆ پیش لفظ ☆☆ ۱

وہ مدینہ نگینہ ہے جو عرش کا وہ مدینہ حرم جو بنا فرش کا
وہ مدینہ جہاں رحمتِ بے کراں میں بھی پہنچوں وہاں وہ کہاں میں کہاں

مدینہ منورہ وہ ارض پاک کہ جسے مسکن رسول ﷺ اور مدفن رسول ﷺ ہونے کا شرف حاصل ہے ایک ایسا قطعہ زمین جو بیک وقت لاکھوں عشاق کا مرکزِ توجہ ہے۔ نہ جانے کتنے لوگ ہر وقت یادِ مدینہ میں تڑپتے ہیں، کتنے ہی فراق مدینہ میں روتے ہیں، کتنے ایسے ہیں جو ہجر مدینہ میں بلکتے ہیں، کئی حاضری مدینہ کے لئے ہر وقت بد ست دعا رہتے ہیں، بہت سے جستجوئے مدینہ کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں، سینکڑوں ایسے بھی ہوں گے جو آرزوئے مدینہ میں بے قرار رہتے ہیں۔

یہی وہ شہر مقدس ہے جو عشاق کی آنکھوں کی ٹھنڈک، دلوں کا چین اور روحوں کا قرار ہے، یہی وہ مقدس سر زمین ہے جہاں ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو حاضر ہوا کرتے ہیں اور یہی وہ خطہ زمین ہے کہ جس کا نام ہر وقت عشاق رسول ﷺ کے وردِ زبان رہتا ہے۔

کتب احادیث فضائل مدینہ سے بھری پڑی ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ یہی وہ شہر ہے جو خالق کائنات جل جلالہ اور اس کے محبوب کریم ﷺ دونوں کو پیارا اور محبوب ہے۔

حضرت علامہ مولانا محبوب علی خان صاحب علیہ الرحمہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں مؤلف علیہ الرحمہ نے اس رسالے میں مدینہ شریف کے فضائل پر مشتمل احادیث کریمہ کو جمع کیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالی سے دعا ہے کہ وہ مؤلف علیہ الرحمہ کے مزار پرُ انوار پر رحمت ورضوان کی بارشیں فرمائے اور ہمیں ان کے نقوش پا پر گامزن فرماتے ہوئے ان کے فیوض وبرکات سے متمتع فرمائے.......... آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان اس رسالے کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی ۷۶ ویں کڑی کے طور پر پیش کر رہی ہے۔ امید ہے قارئین کرام کے علمی ذوق پر یہ کتاب پورا اترے گی۔

فقط .... ادارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَدِیْنَةَ قُبَّةَ الْاِسْلَامِ وَدَارَ الْعِلْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ط اَحْمَدُہٗ وَاَشْکُرُہٗ عَلٰی جَزِیْلِ الْاِنْعَامِ ط وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ الْمَلِكُ الْعَلَّامُ ط وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَحَبِیْبَنَا وَشَفِیْعَنَا وَوَکِیْلَنَا وَکَفِیْلَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ شَارِعُ دِیْنِ الْاِسْلَامِ ط صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ صَلٰوةً مُّتَّصِلَةً بِلَا نَفَادٍ وَّلَا انْصِرَامٍ ط مَادَامَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامُ ط وَعَلٰی اٰلِہٖ الْخِیَرَةِ الْکِرَامِ ط وَاَصْحَابِہٖ الْمُکَرَّمِیْنَ الْعِظَامِ ط اَشْرَفُ صَلٰوةٍ وَاَتَمُّ سَلَامٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامِ ط

اما بعد فقیر حقیر ابو الظفر کلیب المصطفٰے محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری حنفی برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ ربہ العزیز القوی برادران اہلسنت ایدہم اللہ تعالیٰ کی خدمات میں مدینہ طیبہ صاحبہا الف الف صلاة والتحیۃ کے فضائل ومناقب ومحامد ومناصب میں چند احادیث مبارکہ پیش کر رہا ہے جنھیں پڑھ اور سنکر اہل ایمان کے ایمان تازہ اور قلوب مجلّٰی ہونگے۔ اور مدینہ باسکینہ کے فضائل کے ساتھ ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے مبارک اختیارات تامہ ومناصب جلیلہ ومحامد رفیعہ کے جلوے بھی ظاہر ہوں گے جن کو پڑھ کر اہلسنت مسرور اور دشمنان مصطفٰے مطرود ومقہور ہوں گے والحمد للہ رب العالمین۔

حدیث ۱ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلٰی الہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَةِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّةَ مِنَ الْبَرَکَةِ: رواہ البخاری ومسلم والامام احمد عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اے میرے اللہ مدینہ میں اس سے دونی برکت کردے جو تونے مکہ میں برکت رکھی ہے۔

حدیث (۲) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا :

یعنی بے شک ایمان مدینہ کی طرف لوٹ آئے گا۔ جس طرح سانپ اپنی بانبی کی طرف لوٹ آتا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم والامام احمد وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ :

حدیث (۳) حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الْمَدِیْنَۃَ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خُبْثَھَا وَتَنْصَعُ طَیِّبَھَا۔

یعنی یقیناً مدینہ منورہ مثل بھٹی کے ہے کہ خرابی (خباثت) کو دور کرتا ہے اور بھلائی ستھرائی کو خالص کرتا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی والامام احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ :

حدیث (۴) حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حَرَّمَ اللّٰہُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی لِسَانِیْ :

یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مدینہ کے دونوں پتھروں کے درمیان ہے میری زبان پر حرم بنادیا ہے۔ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث (۵) حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ صَلَاۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ : یعنی ایک نماز میری اس مسجد میں زیادہ بہتر ہے دوسری مسجدوں میں ادا کی ہوئی ہزار نمازوں سے سوا مسجد حرام کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد اقصیٰ سے بھی مسجد نبوی میں زیادہ فضیلت ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

حدیث (۶) حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلٰئِکَۃٌ لَا یَدْخُلُھَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ ۔
یعنی مدینہ منورہ کے چاروں طرف فرشتے مقرر ہیں نہ اس میں

طاعون آئے گا نہ دجال اعور داخل ہوگا۔ رواہ البخاری ومسلم ومالک والامام احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۷) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَھِیَ الْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ۔ وَفِی الْبُخَارِیِّ اَنَّھَا طَیْبَۃُ تَنْفِی الذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْفِضَّۃِ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَخْرُجُ اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰہُ فِیْھَا خَیْرًا مِّنْہُ اَلَا اِنَّ الْمَدِیْنَۃَ کَالْکِیْرِ تَنْفِی الْخُبْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَۃُ شِرَارَھَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ۔

ترجمہ :

یعنی مجھے حکم دیا گیا ہے ایک ایسی آبادی کا جو تمام آبادیوں سے افضل و برتر ہے لوگ اسے یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے خبیث لوگوں کو وہ دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کو دور کر دیتی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ آبادی طیبہ ہے شریر لوگوں کو وہ دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مدینہ طیبہ سے کوئی شخص نفرت کرتا ہوا باہر نہیں نکلتا مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر کو مدینہ میں ساکن کر دیتا ہے خبردار ہو مدینہ مثل بھٹی کے ہے کہ خبیث النفس کو دور کر دیتا ہے قیامت نہیں قریب ہوگی یہاں تک کہ مدینہ اپنے شریروں کو دور کر دے گا جس طرح بھٹی لوہے کی میل دور کر دیتی ہے۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۸) حضور سید نا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں : اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ اٰمِنٌ یعنی مدینہ منورہ حرم ہے امن دینے والا۔

رواہ ابوعوانۃ عن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

حدیث (۹) حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلْمَدِیْنَۃُ قُبَّۃُ الْاِسْلَامِ وَدَارُ الْاِیْمَانِ وَاَرْضُ الْھِجْرَۃِ وَمَثْوَی الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ یعنی مدینہ مشرفہ اسلام کا قبہ ہے اور ایمان کا گھر ہے میری ہجرت گاہ ہے اور حلال وحرام کے نازل ہونے یا اس کے نافذ ہونے کی جگہ ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۱۰) حضور سید القاہرین علیٰ اعداء رب العلمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ کَانَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ دَعَاکَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ بِالْبَرَکَۃِ وَاَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَدْعُوْکَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُبَارِکَ لَھُمْ فِیْ مُدِّھِمْ وَصَاعِھِمْ مِثْلَ مَا بَارَکْتَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ مَعَ الْبَرَکَۃِ بَرَکَتَیْنِ یعنی اے اللہ یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل ہیں انہوں نے مکہ والوں کے لیے برکت کی دُعا کی اور میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم) تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں مدینہ والوں کے لیے یہ کہ تو برکت دے ان کے مُد میں اور ان کے صاع (پیمانوں) میں مثل اس کے جو تو نے برکت دی ہے مکہ والوں کو دوہری برکتوں کے ساتھ۔

رواہ الترمذی عن سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال حسنٌ صحیح۔

حدیث (۱۱) حضور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

یعنی سواریاں نہ کسی جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف۔ مسجد حرام اور میری یہ مسجد۔ اور مسجد اقصیٰ۔ رواہ البخاری ومسلم والامام احمد وابو داود عن ابی ہریرۃ رضی

اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

ف اس حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں کہ ان تینوں مسجدوں کے علاوہ اور کہیں کا سفر کرنا ہی جائز نہیں جیساکہ وہابیہ دیوبندیہ اور وہابیہ غیر مقلدین نے سمجھا اور امام الوہابیہ نے تقویت الایمان میں لکھا ہے بلکہ اس حدیث شریف کی تفسیر خود دوسری حدیث شریف کر رہی ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

لَا یَنْبَغِیْ لِلْمَطِیِّ اَنْ تُشَدَّ رِحَالُھَا اِلٰی مَسْجِدٍ یُبْتَغٰی فِیْہِ الصَّلٰوۃُ غَیْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

یعنی کسی سفر کرنے والے کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسجد کی طرف سفر کرے نماز کی فضیلت چاہنے کو سوا مسجد کعبہ اور میری یہ مسجد اور مسجد اقصےٰ کے۔

رواہ الامام احمد وابن شیبۃ بسند حسن عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دیکھیے حدیث شریف نے وضاحت فرمادی کہ ان مساجد ثلثہ کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف یہ سمجھ کر کہ وہاں ثواب زیادہ ہے سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ ثواب صرف ان ہی تین مسجدوں میں زیادہ ہے۔ وہابیہ کا شرک فنا ہوگیا۔ والحمد للہ رب العلمین۔

حدیث (۱۲) حضور افضل الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا۔ یعنی جس شخص کو اس بات کی استطاعت ہو کہ وہ مدینہ میں مرے تو اُسے چاہیے کہ وہ مدینہ میں مرے کہ یقیناً میں اس کی شفاعت کروں گا جو مدینہ میں مرے گا۔

رواہ الامام احمد والترمذی وابن ماجۃ وابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح غریبٌ اسنادًا۔

حدیث (۱۳): حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

صَلَاةٌ فِی مَسْجِدِی هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ
فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنِّیْ
اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ ط

یعنی ایک نماز میری اس مسجد میں زیادہ بہتر ہے ہزاروں نمازوں سے جو اس کے علاوہ دُوسری مسجدوں میں ادا کی گئیں سوا مسجد حرام کے اور یقیناً میں پچھلا نبی ہوں اور میری مسجد نبیوں کی مسجدوں میں سب سے پچھلی مسجد ہے

رواہ مسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ف اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم خیر الرسل اور افضل الانبیاء والمرسلین بلاتشبیہ وتمثیل اسی طرح حضور کی مسجد مبارک افضل مساجد الانبیاء ہے اور سب انبیاء کی مساجد سے مسجد نبوی میں ثواب وفضیلت زیادہ ہے اور مسجد اقصیٰ میں بھی ادا کی ہوئی نماز سے ہزار گنا ثواب میں زیادہ فضیلت ہے اور اس کے بعد حدیث نمبر ۱۴ و ۱۵ سے بھی ظاہر ہے اور حدیث نمبر ۹۲ و ۹۳ میں اس سے زیادہ وضاحت ہے

حدیث (۱۴) حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: صَلَاةٌ فِی مَسْجِدِی هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَ صَلَاةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ صَلَاةٍ فِیْمَا سِوَاهُ یعنی ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر ہے ہزاروں نمازوں سے اسکے سوا مسجدوں میں مگر مسجد حرام - اور ایک نماز مسجد حرام میں افضل ہے ایک لاکھ نمازوں سے اس کے سوا مسجدوں میں ادا کی ہوئی نماز سے -

(رواہ احمد وابن ماجۃ وھو صحیح عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حدیث (۱۵) حضور آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔
صَلَاةٌ فِی مَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ صَلَاةٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ

اِلَّا الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَصَلَاةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ
صَلَاةٍ فِی مَسْجِدِی هٰذَا بِمِائَةِ صَلَاةٍ •

یعنی ایک نماز میری اس مسجد میں افضل ہے ہزار نمازوں سے جو کسی دوسری مسجد میں ادا کی جائیں سوا مسجد کعبہ کے - اور ایک نماز مسجد حرام میں میری اس مسجد کی سَو نمازوں سے بہتر ہے -

رواہ الامام احمد وابن حبان فی صحیحہ عن ابی الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

حدیث ۱۶ : حضور سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں -
اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَ
اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ حَرَامٌ مَا بَیْنَ مَاْزِمَیْهَا
اَنْ یُّهْرَاقَ فِیْهَا دَمٌ وَلَا یُحْمَلُ فِیْهَا سِلَاحٌ
لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطُ فِیْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلْفٍ ٥
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِی مَدِیْنَتِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِی
صَاعِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِی مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَعَ
الْبَرَكَةِ بَرَكَتَیْنِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا مِنَ الْمَدِیْنَةِ
شِعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْهِ مَلَكَانِ یَحْرُسَانِهَا حَتّٰی تَقْدَمُوْا
اِلَیْهَا

یعنی اے اللہ بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا تو وہ حرم ہوا اور یقیناً میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں حرام ہے جو درمیان اس کے دونوں سمتوں کے ہے یہ کہ بہایا جائے اس میں خون - اور نہ اٹھائے جائیں اس میں ہتھیار لڑائی کے لئے نہ اس میں درخت کاٹے جائیں مگر چارہ کے لئے - اے اللہ برکت دے ہمارے مدینہ میں، اے اللہ برکت دے ہمارے صاع میں - الٰہی برکت دے ہمارے مد میں - اے اللہ کر دے برکت دوہری بخدا کی قسم مدینہ کے ہر راستے اور دروازے پر دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں کہ اس کی طرف بڑھیں -

رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ف حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت وعظمت اور اختیارات کے جلوے دیکھیے کہ مدینہ منورہ جو حرم نہ تھا آپ نے اسے حرم بنا دیا سبحان اللہ اور امام الوہابیہ تقویۃ الایمان میں کہتا ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں، معاذ اللہ۔

حدیث (۱۷) حضور تاجدار کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ مَّکَّۃَ: یعنی مدینہ منورہ مکہ معظمہ سے بہتر ہے •

رواہ الطبرانی فی الکبیر والدارقطنی فی الافراد عن رافع ابن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اہل ایمان اس حدیث کو خوب یاد کریں۔ •

حدیث (۱۸) حضور ساقی کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ سَمّٰی الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ • یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کا نام طابہ رکھا ہے۔

رواہ الامام احمد ومسلم والنسائی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث (۱۹) حضور سرور انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ بَیْتَ اللّٰہِ وَاٰمَنَہٗ وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْہَا لَا یُقْطَعُ عِضَاھُھَا وَلَا یُصَادُ صَیْدُھَا •

یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم اور امن والا بنایا۔ اور یقیناً میں نے مدینہ کو حرم بنا دیا۔ اس کے دونوں پتھروں کے درمیان نہ درخت کاٹے (اکھیڑے) جائیں اور نہ اس حد میں شکار کیا جائے۔

رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ •

ف حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اختیارات مبارکہ کی ایک مختصر جھلک دیکھیے اور وہابیوں دیوبندیوں سے دور بیزار ونفور ہو جائیے۔

حدیث (۲۰) حضور سید نا نعمت اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

فرماتے ہیں۔ لَا یُقْبَضُ النَّبِیُّ اِلَّا فِیْ اَحَبِّ الْاَمْکِنَۃِ اِلَیْہِ •
یعنی نبی انتقال نہیں فرماتا مگر اس جگہ جو اسے سب جگہوں سے زیادہ محبوب ہو۔ • رواہ ابو یعلیٰ عن سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضور سیدنا ذکر اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مدینہ طیبہ دنیا بھر کے تمام شہروں سے زیادہ پیارا اور پسندیدہ ہے اور یہ اللہ کے محبوب ہیں تو جو انہیں محبوب ہے وہ اللہ تعالیٰ کو بھی محبوب ہے۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

حدیث (۲۱) حضور مختار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: رَمَضَانُ بِالْمَدِیْنَۃِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ رَمَضَانَ فِیْمَا سِوَاھَا مِنَ الْبُلْدَانِ • یعنی ایک رمضان مدینہ منورہ میں بہتر ہے اس کے دوسرے شہروں کے ہزار رمضانوں سے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن بلال ابن حرث المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۲۲) حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِیْ اَھْلَ الْبَقِیْعِ فَیُحْشَرُوْنَ مَعِیْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَھْلَ مَکَّۃَ • یعنی میں وہ پہلا شخص ہوں جس سے زمین شق ہوگی (زمین سے سب کے پہلے نکلوں گا) پھر ابوبکر پھر عمر (رضی اللہ عنہما) پھر میں جلوہ فرماؤں گا اہل بقیع کے پاس تو وہ اٹھائے جائیں گے میرے ساتھ۔ پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا۔ رواہ الترمذی والحاکم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف حضور عالم غیوب کے علم غیب میں سے علم ما فی الغد کا مختصر جلوہ ملاحظہ فرمائیے فسبحان اللہ وبحمدہ۔

حدیث (۲۳) حضور آخر الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

ارشاد فرماتے ہیں۔ اَوَّلُ مَنْ اَشْفَعُ لَہٗ مِنْ اُمَّتِیْ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ وَاَھْلُ مَکَّۃَ وَاَھْلُ الطَّائِفِ • یعنی سب سے پہلے اپنی اُمت میں اہل مدینہ کی شفاعت کروں گا۔ پھر مکہ والوں کی پھر طائف والوں کی • رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف۔ میدان محشر کے علوم غیبیہ کا مختصر جلوہ اور حضور کا مقبول الشفاعہ ہونا ملاحظہ ہو نیز تقویۃ الایمان کا باطل مردود ہونا دیکھئے۔

حدیث (۲۴) حضور شافع محشر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں

اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ اَنَا وَلَا فَخْرَ ثُمَّ تَنْشَقُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ ثُمَّ تَنْشَقُّ عَنْ اَھْلِ الْحَرَمَیْنِ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ ثُمَّ اُبْعَثُ بَیْنَہُمَا ۝

یعنی سب سے پہلے زمین سے میں باہر آؤں گا اور یہ کوئی فخر نہیں ہے پھر ابوبکر وعمر زمین سے نکلیں گے پھر حرمین مکہ اور مدینہ والے باہر نکلیں گے پھر میں ان دونوں کے درمیان اٹھایا جاؤں گا۔

رواہ الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف ملاحظہ ہو کیا یہ مَا فِی الغد کا علم نہیں ہے یہ دیوبندیو دیکھو، اپنے کفریات سے توبہ کرو۔

حدیث (۲۵) حضور اکرم صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

صَلَاۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا کَاَلْفِ صَلَاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَصِیَامُ رَمَضَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ کَصِیَامِ اَلْفِ شَہْرٍ فِیْمَا سِوَاھَا وَصَلَاۃُ الْجُمُعَۃِ

یعنی میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں کی طرح ہے سوا مسجد حرام کے۔ اور مدینہ میں ایک رمضان کے روزے دوسرے مقاموں کے ہزار

بِالْمَدِیْنَۃِ کَاَلْفِ جُمُعَۃٍ فِیْمَا سِوَاھَا •

مہینوں کے روزوں کی مثل ہے۔ اور مدینہ طیبہ میں ایک جمعہ کی نماز دوسرے شہروں کے ہزار جمعوں کی نمازوں کی طرح ہے

رواہ البیہقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث (۲۶) حضور سرور انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ • یعنی میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے۔

رواہ الامام احمد والبخاری ومسلم والنسائی عن عبد اللہ ابن زید ن المازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ •

حدیث (۲۷) حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَرَمٌ وَحَرَمِیَ الْمَدِیْنَۃُ • یعنی ہر نبی کے لیے ایک جگہ حرم ہے اور میرا حرم مدینہ منورہ ہے۔ رواہ الامام احمد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما •

ف اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بلاتشبیہ جس طرح ہر نبی پر حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو افضیلت حاصل ہے اسی طرح اوروں کے حرم پر بھی حرم محمدی کو فضیلت حاصل ہے

حدیث (۲۸) حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ارشاد کرتے ہیں: مَنْ اَرَادَ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ بِسُوْءٍ اَذَابَہُ اللّٰہُ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ • یعنی جو شخص مدینہ والوں سے کسی برائی کا ارادہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو گھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے

رواہ الامام احمد ومسلم وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث (۲۹) حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ارشاد کرتے ہیں۔ وَاُفْتُتِحَتِ الْقُرٰی بِالسَّیْفِ وَافْتُتِحَتِ الْمَدِیْنَۃُ بِالْقُرْاٰنِ • یعنی تمام آبادیوں کا افتتاح تلوار سے ہوا اور مدینہ کا افتتاح قرآن کریم سے ہوا۔ رواہ

البیہقی فی الشعب عن سیدتنا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ۔

حدیث (۳۰) حضور نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں ——
مَنْ زَارَنِیْ بِالْمَدِیْنَةِ مُحْتَسِبًا کُنْتُ لَہٗ شَهِیْدًا وَّ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ ———— جس نے میری زیارت کی مدینہ میں ثواب کے لیئے میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا قیامت کے روز۔

رواہ البیہقی فی الشعب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ **ف**۔ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم شافع روز محشر ہیں اس کا حضور کو یقین ہے اور امت کو تعلیم فرمارہے ہیں۔

حدیث (۳۱) حضور سیدنا دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔
مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ
یعنی جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی میرے اس ظاہری عالم سے انتقال فرمانے کے بعد وہ مثل اس شخص کے ہوگا جس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کا شرف پایا۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔

حدیث (۳۲) حضور سیدنا دافع الوبا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد کرتے ہیں
مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ۔ یعنی جس نے میری قبر شریف کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی ۔ رواہ البیہقی فی الشعب وابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔

ف شفاعت کا جلوہ دیکھتے جائیے ۔

حدیث (۳۳) حضور سیدنا خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں: غُبَارُ الْمَدِیْنَةِ شِفَاءٌ مِّنَ الْجُذَامِ ۔ یعنی خاک مدینہ مکرمہ شفا ہے جذام کے لیے ۔

رواہ ابو نعیم فی الطب عن ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث (۳۴) ۔ حضور سیدنا مظہر اللہ الاتم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں
غُبَارُ الْمَدِیْنَةِ یُبْرِئُ الْجُذَامَ ۔ یعنی خاک مدینہ جذام کو اچھا کردیتی ہے۔

رواہ ابن السنی و ابو نعیم فی الطب عن ابی بکر بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

حدیث (۳۵) حضور سیدنا نعمۃ اللہ الاکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرمارہے ہیں: مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ فَکَاَنَّمَا اَخَافَ مَا بَیْنَ جَنْبَیَّ ۔
یعنی جس نے مدینہ والوں کو ڈرایا تو گویا اُس نے اس چیز کو ڈرایا جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے (یعنی میرے دل کو)

رواہ الامام احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث (۳۶) حضور سیدنا سر اللہ المکنون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ اَخَافَهُ اللّٰہُ ۔ یعنی جو مدینہ والوں کو ڈرائے گا اللہ تعالیٰ اس کو خوف زدہ کرے گا۔

رواہ الامام احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

حدیث (۳۷) حضور رسول الکل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
اِنَّ عَجْوَةَ الْمَدِیْنَةِ شِفَاءٌ مِّنَ السَّقَمِ وَغُبَارُهَا شِفَاءٌ مِّنَ الْجُذَامِ ۔ یعنی مدینہ کی عجوہ (ایک قسم ہے مدینہ طیبہ کی کھجوروں میں سے) شفا ہے بیماری کی اور مدینہ کی خاک شفا ہے جذام کی ۔

رواہ رزین عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حدیث (۳۸) حضور سیدنا قاسم نعیم اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ..... وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ تُرْبَتَهَا لَمُؤْمِنَةٌ وَّاِنَّهَا شِفَاءٌ مِّنَ الْجُذَامِ ۔ یعنی قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یقیناً مدینہ کی مٹی مومنہ ایمان دار ہے اور بے شک وہ شفا ہے جذام کے لئے ۔

رواہ ابن زبالۃ عن صیفی بن ابی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فی

روایة اِنَّهَا لَمَكْتُوْبَةٌ فِي التَّوْرَاةِ مُؤْمِنَةٌ ۔

یعنی توریت شریف میں لکھا ہے کہ مدینہ کی زمین مومنہ ایمان والی ہے۔

حدیث (۳۹) لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ فِي الْمَدِيْنَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ ۔ یعنی اگر میں کسی ہرن کو مدینہ میں چرتے دیکھوں گا تو اسے نہ بھڑکاؤں گا کیونکہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا ہے ان دونوں پہاڑوں کے درمیان حرم ہے۔

رواہ البخاری ومسلم ومالک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھذا اللفظ للبخاری ومالک۔

حدیث (۴۰) حضور سید نا سرور القلب المحزون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

اَلْمَدِيْنَةُ مُهَاجِرِيْ فِيْهَا مَضْجَعِيْ وَمِنْهَا مَبْعَثِيْ حَقِيْقٌ عَلٰى اُمَّتِيْ حِفْظُ جِيْرَانِيْ مَا اجْتَنَبُوا الْكَبَائِرَ وَمَنْ حَفِظَهُمْ كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا وَّشَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يَحْفَظْهُمْ سُقِيَ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ۔ قیل للمزنی وما طینة الخبال قال عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ ۔ رواہ ابن النجار عن معقل بن یسار المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۴۱) اَلْمَدِيْنَةُ مُهَاجِرِيْ وَفِيْهَا مَضْجَعِيْ وَمِنْهَا مَخْرَجِيْ حَقٌّ عَلٰى اُمَّتِيْ حِفْظُ جِيْرَانِيْ فی فوائد القاضی ابی الحسن الہاشمی عن خارجة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ...... یعنی مدینہ میں ہجرت ہوئی اور یہی میری آرام گاہ اور یہی میرے اٹھنے کی جگہ ہے میری امت پر میرے پڑوسیوں کی نگہداشت لازم ہے جب تک وہ کبائر سے بچتے رہیں اور جس نے ان کی حفاظت کی میں اس کے لئے قیامت کے روز شفیع اور گواہ ہوں گا اور جس نے ان کا لحاظ نہ کیا وہ طینۃ الخبال پلایا جائے گا۔ مزنی سے کہا گیا کہ طینۃ الخبال کیا ہے انہوں نے فرمایا جہنمیوں کا پسینہ ہے

حدیث (۴۲) حضور سید نا موعظت مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ اٰذٰى اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اٰذَاهُ اللّٰهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن جابر رضی اللہ عنہ۔ وفی مسلم۔ فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ ولفظ البخاری۔ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ۔

یعنی جو کوئی مدینہ والوں کو تکلیف دے اللہ تعالیٰ اسے ایذا دے گا یا جو اس حرم نبوی کے آداب کے خلاف کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی اور تمام فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

ف ملاحظہ ہو روز قیامت کے علم غیب مصطفےٰ کا ایک پرتو۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ۔

حدیث (۴۳) قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهَا وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَرَّاَ هٰذِهِ الْجَزِيْرَةَ مِنَ الشِّرْكِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ طَهَّرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةَ مِنَ الشِّرْكِ

یعنی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی معیت میں مدینہ سے نکلا تو حضور اقدس مدینہ کی جانب متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اس جزیرہ یا اس قریہ کو شرک سے پاک کر دیا ہے

رواہ ابو یعلی عن العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث (۴۴) حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا يَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا

كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا وَّ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ •

یعنی جو کوئی مدینہ کی تکلیف و مشقت پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے روز اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔ رواہ مسلم عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ عنہ ۔

ف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا شہید و شفیع مختص ہونا ملاحظہ ہو۔

حدیث (۴۵) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ يَثْرِبَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ هِيَ طَابَةُ هِيَ طَابَةُ

یعنی جس نے مدینہ کا نام یثرب لیا اُسے توبہ کرنا چاہیے وہ طابہ ہے وہ طابہ ہے ۔

رواہ الامام احمد عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ واللہ اِنَّ اَسْمَاءَهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يعنى التوراة طَيِّبَةُ وَ طَابَةُ

یعنی خدا کی قسم بے شک مدینہ کے نام اللہ کی کتاب توریت شریف میں طیبہ اور طابہ ہیں

حدیث (۴۶) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

اَلنَّاسُ تَبَعٌ لَّكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فِي الْعِلْمِ • یعنی اے مدینہ والو علم دین میں لوگ تمہارے تابع ہیں ۔

رواہ ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث (۴۷، ۴۸) صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم الْفَجْرَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔

وَاَيْضًا الطبرانی روی مثلہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ۔

•

• یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فجر کی نماز ادا فرمائی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر یہ دُعا فرمائی اے اللہ برکت دے ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں اور برکت دے ہمارے صاع میں اور برکت دے ہمیں ہمارے مد میں۔ اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور نبی ہیں اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے مکہ کے لئے تجھ سے دعا کی اور میں مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں مثل اس کے جو انہوں نے مکہ کے لئے دعا کی اور اُسی کے مثل اس کے ساتھ (یعنی اس سے دوہری برکت)

حدیث ۴۹ • ارشاد اقدس ہے۔ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ

• یعنی مدینہ منورہ حرم ہے درمیان عیر و ثور دونوں پہاڑوں کے۔ رواہ مسلم عن سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

حدیث ۵۰ • اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عليہ وعلیٰ الہ وسلم خَرَجَ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرٰى بَيَاضَ مَا تَحْتَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ نَبِيُّكَ وَخَلِيْلُكَ دَعَاكَ لِاَهْلِ مَكَّةَ وَاَنَا نَبِيُّكَ وَرَسُوْلُكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ وَقَلِيْلِهِمْ وَكَثِيْرِهِمْ ضِعْفَيْ مَا بَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا حَتّٰى اَشَارَ اِلٰى نَوَاحِي الْاَرْضِ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَهُمْ بِسُوْءٍ فَاَذِبْهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ ۔

رواہ ابن زبالۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث : ۵۱

إنّ النبي صلى الله تعالى عليه وعلى اله وسلم صلى بأرض سعد بأصل الحرة عند بيوت السقيا ثم قال اللهم إن إبراهيم خليلك وعبدك ورسولك ونبيك دعاك لأهل مكة وأنا محمد عبدك ورسولك أدعوك لأهل المدينة مثل ما دعاك به إبراهيم لمكة أدعوك أن تبارك لهم في صاعهم اللهم حبب إلينا المدينة كحبنا مكة واجعل ما بها من وباء بخم

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مدینہ سے ایک جانب تشریف لے چلے اور میں ہمرکاب چلا تو حضور نے قبلہ کی جانب رخ انور کیا اور دونوں ہاتھ بلند فرمائے یہاں تک کہ میں نے بغل شریف کی سفیدی دیکھی پھر آپ نے دعا فرمائی ۔ اے اللہ یقیناً حضرت ابراہیم تیرے نبی ہیں اور تیرے خلیل ہیں انہوں نے تجھ سے مکہ والوں کیلئے دعا کی اور میں تیرا نبی اور رسول ہوں ۔ میں تجھ سے مدینہ والوں کے لئے دعا کرتا ہوں ۔ اے اللہ برکت دے مدینہ والوں کو ان کے مد میں اور ان کے صاع میں اور ان کے قلیل میں اور ان کے کثیر میں اور ان کے پھلوں میں اس سے دوہری برکت دے جو تو نے مکہ والوں کو دی الٰہی اس طرف سے اور ادھر سے اور اس جگہ سے یہاں تک کہ اشارہ فرمایا زمین کے ہر طرف۔ اے اللہ جو مدینہ والوں سے برائی کا ارادہ کرے تو اس کو تو گھلا دے جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔ اے اللہ ہمیں مدینہ پیارا کر دے جیسے مکہ کی ہمیں محبت ہے اور مدینہ کی وبا کو مدینہ سے دور فرمادے ۔ اور جو وبا بیماری اس میں ہو

●

رواہ الامام احمد برجال صحیح عن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

●

اس کو خم میں کر دے ۔ اور جندی کی روایت میں ہے أو أشد یعنی مدینہ کو مکہ سے زیادہ ہمیں پیارا بنا دے ۔

حدیث (۵۲)

كان رسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم جالسا وقبر يحفر بالمدينة فاطلع رجل في القبر فقال بئس مضجع المؤمن فقال الرجل إني لم أرد هذا يا رسول الله إنما أردت القتل في سبيل الله فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى اله وسلم لا مثل للقتل في سبيل الله ما على الأرض بقعة هي أحب إلي أن يكون قبري بها منها ثلاث مرات يعني المدينة ● رواه امام مالك في الموطا عن يحيى بن سعيد رضي الله تعالى عنه ●

یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مدینہ میں جلوہ افروز تھے ۔ اور ایک قبر کھودی جارہی تھی ۔ تو ایک شخص نے قبر میں جھانکا اور کہا بری جگہ ہے ایماندار کے لیٹنے کی پس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ۔ بری بات کہی تو نے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کا ارادہ نہیں کیا میں نے تو اللہ کے راستے میں جہاد کا ارادہ کیا ہے ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کے راستہ میں جہاد کی یہ مثال نہیں ہے ۔ زمین پر کوئی بقعہ نہیں جو مجھے زیادہ پسندیدہ ہو اس بات کو کہ اس میں میری قبر ہو مگر مدینہ منورہ) اس کے سوا۔ تین مرتبہ فرمایا ۔

ف ۔ مدینہ منورہ حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کس درجہ محبوب و پیارا ہے ۔

حدیث ۔ ۵۳

إن رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى اله وسلم طلع له

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو ارشاد فرمایا یہ پہاڑ ہمیں

أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا فِيْمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔

دوست رکھتا ہے اور ہم اسے دوست رکھتے ہیں اے اللہ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور یقیناً میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان کو حرم بناتا ہوں یعنی مدینہ کو۔

رواہ الامام مالک عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ●

حدیث ۵۴ حضور شافع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں
لَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ لَهَا اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهُ۔ ● یعنی مدینہ منورہ سے کوئی شخص نفرت کرتا نہ نکلے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر کو مدینہ میں بدل دے گا۔ ●

● رواہ الامام مالک عن عروۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

حدیث ۵۵ ● حضور مالک کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اپنے رب کریم سے دعا کرتے ہیں: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ
یعنی اے اللہ ہمیں مدینہ محبوب کردے جیسے مکہ ہمیں پیارا ہے بلکہ مکہ سے زیادہ اور مدینہ کو درست فرمادے اور برکت دے ہمارے لئے مدینہ کے مد میں اور اس کے صاع میں۔ اور مدینہ کے بخار کو منتقل کردے جحفہ میں ● رواہ الامام مالک والبخاری ومسلم عن سیدتنا ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۔

ف ۔ مکہ سے زیادہ مدینہ شریف کو پسند فرماتے ہیں ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

حدیث ۵۶ :

قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا

یعنی حضرت سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے وصال فرمایا تو صحابہ

فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّهٗ لَيْسَ فِي الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بُقْعَةٍ قُبِضَ فِيْهَا نَفْسُ حَبِيْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ ●

نے حضور کے دفن کی جگہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن ہوں تو حضرت سیدنا امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس بقعہ زمین سے کوئی حصہ پیارا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے انتقال فرمایا۔

● رواہ ابن الجوزی فی الوفاء عن سیدتنا ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ● **ف** اس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ وہ بقعہ مبارکہ جو حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی جلوہ گاہ ہے وہ زمین بیت اللہ کعبہ سے بھی افضل ہے۔

حدیث ۵۷ : حضور سیدنا رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَنِيْ وَاَهْلَ بَلَدِيْ بِسُوْءٍ فَعَجِّلْ هَلَاكَهٗ اے اللہ جو شخص میرے یا میرے شہر والوں کے ساتھ برائی کا قصد رکھے تو اس کے ہلاک میں جلدی فرما۔ رواہ ابن نبالۃ عن سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۵۸ : حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: لَيَعُوْدَنَّ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا بَدَأَ مِنْهَا حَتّٰى لَا يَكُوْنَ اِيْمَانٌ اِلَّا بِهَا ● یعنی خدا کی قسم یہ دین اسلام مدینہ کی طرف لوٹے گا۔ جیسے مدینہ سے شروع ہوا یہاں تک کہ مدینہ کے سوا کہیں ایمان نہ ہوگا۔

رواہ فی المرجانی فی اخبار المدینۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ف ما فی الغد کے علم کا ایک مختصر جلوہ ملاحظہ ہو۔ فَسُبْحَانَ بِحَمْدِہٖ ۔ ●

حدیث ۵۹ : حضور شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

كَيْفَ بِكِ يَا عَائِشَةُ إِذَا رَجَعَ النَّاسُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ كَالرُّمَّانَةِ الْمَحْشُوَّةِ قَالَتْ فَمِنْ أَيْنَ يَأْكُلُوْنَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ يُطْعِمُهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَمِنْ جَنَّاتِ عَدْنٍ •

رواہ ابن زبالة عن سیدتنا عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

یعنی کیا حال ہوگا تمہارا اے عائشہ جب لوگ پھریں گے مدینہ کی طرف اور مدینہ چھلے ہوئے انار کی طرح ہوگا۔ عرض کی یا رسول اللہ پھر وہ کہاں سے کھائیں گے۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں کھلائے گا ان کے اوپر اور ان کے نیچے اور جناتِ عدن سے۔

•

• ——— کیا یہ علوم غیبیہ ما فی الغد سے نہیں ہے

دیوبندیو! اسی مقدس رسول کو براہین قاطعہ ص۵۱ پر۔ شیطان سے کم علم والا بتاتے ہو۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حدیث ۶۰ : حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں

إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَإِنِّيْ دَعَوْتُ فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهٖ إِبْرَاهِيْمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ

یعنی بے شک حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنا دیا اور مکہ والوں کے لئے دعا فرمائی۔ اور بے شک میں نے مدینہ منورہ کو حرم بنا دیا جس طرح انہوں نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے اس کے مد اور صاع (پیمانوں) میں اس سے دونی برکت کی دعا کی جو دعا انہوں نے مکہ والوں کے لئے کی تھی۔

• رواہ الامام احمد والبخاری ومسلم عن عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۶۱ : حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ أَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا • یعنی بے شک میں حرم بناتا ہوں مدینہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کو کہ اس کی ببولیں نہ کاٹی جائیں اور اس کا شکار نہ مارا جائے۔

رواہ احمد ومسلم عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۶۲ : حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيْلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ • یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ کے درمیان کو حرم بنا دیا۔ اور اس کے گرد و پیش کو بارہ میل تک حرم کر دیا۔

رواہ احمد والبخاری ومسلم وعبد الرزاق فی مصنفہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۶۳ : حضور رحمت مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:

إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا •

یعنی یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم کر دیا اور میں مدینہ کے دونوں پتھروں کے درمیان کو حرم بناتا ہوں۔

رواہ مسلم عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۶۴ : حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم شَجَرَهَا أَنْ يُّعْضَدَ أَوْ يُخْبَطَ •

یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مدینہ منورہ کے پیڑ کاٹنا یا ان کے پتے جھاڑنا حرام فرما دیا ہے۔

رواہ ابن جریر عن خبیب الہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۶۵ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ۔ یعنی یقیناً حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس حرم محترم کو حرم بنادیا۔

• رواہ ابو داؤد عن سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۶۶: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ۔ یعنی بے شک حضور نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم بنادیا۔

• رواہ مسلم عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۶۷: اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلِہٖ وسلم حَرَّمَ کُلَّ دَافَّۃٍ اَقْبَلَتْ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ مِنَ الْعِضَۃِ۔

• ———— یعنی بے شک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہر گروہِ مردم کو کہ مدینہ منورہ میں حاضر ہو اس کے خاردار درختوں سے ممنوع فرمادیا۔

رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۶۸: حضور سید ولد آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اَلْخِلَافَۃُ بِالْمَدِیْنَۃِ وَالْمُلْکُ بِالشَّامِ یعنی خلافت مدینہ طیبہ میں ہوگی اور بادشاہی شام میں ہوگی۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ف اس حدیث شریف سے حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے علم ما فی الغد کا جلوہ ظاہر ہورہا ہے کہ خلافت راشدہ مدینہ طیبہ میں ہوئی اور اسلامی بادشاہت کی ابتدا شام میں ہوئی اور سب سے پہلے مسلمان بادشاہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے۔

حدیث ۶۹۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

لَا یَکِیْدُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ

یعنی مدینہ طیبہ کے رہنے والوں سے کوئی شخص مکر نہ کرے گا۔ مگر وہ ہلاک ہوجائے گا جیسے نمک پانی میں ہلاک ہوجاتا ہے۔ - رواہ البخاری و مسلم عن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۷۰: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ۔ • یعنی مدینہ طیبہ میں دجال اکبر اعور کا رعب بھی داخل نہ ہوگا اس دن مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔

رواہ البخاری عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ف علوم مصطفیٰ میں سے علم ما فی الغد کی ایک جھلک دیکھیے اور دیوبندیوں کے پیشوا تھانوی جس نے حفظ الایمان میں حضور کے علم کو بچوں اور پاگلوں جانوروں کے علم کے برابر لکھا ہے اس سے بیزاری و نفرت کیجیے۔

حدیث ۷۱: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ صَیْدَ وَجٍّ وَعِضَاھَہٗ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰہِ • یعنی بے شک وادی وج کے شکار اور اس کی بوٹیں (کانٹا) حرام ہیں۔ یہ سب حرام کی گئیں اللہ کے لئے۔

• رواہ ابو داود عن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۷۲: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَابَّۃٍ حَرَّکَھَا مِنْ حُبِّھَا • یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو مدینہ طیبہ کی دیواروں کو ملاحظہ فرماتے اور اپنی اونٹنی کو تیز کردیتے اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اُسے حرکت دیتے مدینہ طیبہ کی محبت کی وجہ سے۔ رواہ البخاری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

حدیث ۷۳۔ حضرت صالح حضرت سعد کے غلام سے روایت ہے کہ حضرت سعد نے چند غلاموں کو مدینہ طیبہ کے درخت کاٹتے دیکھا تو آپ نے ان کا سامان لے لیا اور ان کے آقاؤں سے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے سنا ہے:

یَنْھٰی اَنْ یُّقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ شَیْءٌ وَ قَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْہُ شَیْئًا فَلِمَنْ اَخَذَہٗ سَلَبُہٗ • یعنی منع فرمایا ہے حضور نے اس سے کہ مدینہ کے

درختوں سے کچھ کاٹا جائے۔ اور ارشاد فرمایا جو شخص ان میں سے کچھ کاٹے تو جو اسے پکڑے تو کاٹنے والے کا سامان اسی کے لیے ہے۔ رواہ ابوداؤد عنہ •

حدیث ۷۴ : حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں : اٰخِرُ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَرَابًا اَلْمَدِيْنَةُ • یعنی اسلامی آبادیوں میں مدینہ طیبہ سب کے آخر میں خراب ہوگا۔

رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و قال ھٰذا حدیث حسن غریب **ف** علم ما فی الغد کا ظہور ہے۔

حدیث ۷۵ : حضور آخر الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّ مُنَافِقٍ •

یعنی ہر شہر میں دجال پہنچے گا سوائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے۔ اور مدینہ کے راستوں پر فرشتے صف باندھے پہرہ داری کریں گے زلزلہ آئے گا تو مدینہ طیبہ مع اپنے ساکنوں کے لرزے گا۔ تین مرتبہ تو کافر و منافق نکل کر دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔

رواہ البخاری و مسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ف** کیا علم غیب ما فی الغد کا جلوہ نہیں ہے اسی عالم غیوب، ما کان و ما یکون کو دیوبندیوں نے براہین قاطعہ ص ۲۶ پر لکھا کہ رسول اللہ نے اردو زبان دیوبند کے مولویوں سے سیکھی معاذ اللہ اردو زبان میں رسول اللہ شاگرد ہیں اور دیوبند کے مولوی استاد ہیں۔

حدیث ۷۶ : حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ زَارَنِيْ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِيْ جِوَارِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَ صَبَرَ عَلٰى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَّ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

یعنی جس نے میری زیارت کی زیارت ہی کے قصد سے تو وہ قیامت کے دن میرے قریب ہوگا اور جو شخص مدینہ میں رہا اور اس کی بلا پر صبر کیا تو میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا قیامت کے دن رواہ ابو جعفر العقیلی عن رجل من آل الخطاب •

حدیث ۷۷ : حضور سید نا دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

مَنْ زَارَ قَبْرِيْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اسے میری شفاعت حلال ہو گئی۔

ف شفاعت مصطفےٰ کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

حدیث ۷۸ : حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو سنا اس حال میں کہ حضور والا وادی عقیق میں جلوہ افروز تھے ارشاد فرماتے تھے۔

اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ رِوَايَةٍ وَّقُلْ عُمْرَةٌ وَّ حَجَّةٌ۔ • یعنی آیا میرے پاس آج کی رات آنے والا میرے رب کے پاس سے اور کہا نماز پڑھیے اس مبارک وادی میں اور فرمایئے کہ یہاں نماز پڑھنے میں حج و عمرہ کا ثواب ہے اور ایک روایت میں ہے حج کا ثواب مع عمرہ کے ہے۔ رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف اس حدیث شریف میں پہلی روایت عمرۃ فی حجۃ ہے یعنی فی کے ساتھ اور دوسری روایت ہے عمرۃ و حجۃ یعنی واؤ کے ساتھ اور فی علم نحو میں مع کے معنی میں مستعمل و شائع ہے اور حدیث شریف سے فی بمعنی مع میں حوالجات تو بہت ہیں یہاں صرف ایک حدیث شریف پیش کرتا ہوں۔ حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں :

يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَ يُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيْ فِيْ قَبْرِيْ • یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر اتریں گے پھر شادی نکاح کریں گے اور ان کے اولاد ہوگی اور

۵۴ برس زمین پر رہیں گے پھر انتقال فرمائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر کے پاس دفن ہوں گے۔

• رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ • دیکھیے فی فتوی ہیں فی بمعنی مع کے ہے اور اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔ اور وادی العقیق ایک جگہ ہے ذوالحلیفہ کے قریب کہ معظمہ میں سال میں ایک بار حج ہوتا ہے اور ثواب ملتا ہے اور محبوب خدا کے دیار پاک میں روزانہ کتنے کتنے حجوں کا ثواب ملتا ہے۔

حدیث ۷۹: حضور سیدنا دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: مَنْ جَاءَ نِیْ زَائِرًا لَا تَعْمَلُہٗ حَاجَۃٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ یعنی جو شخص میری زیارت کو آیا صرف میری زیارت کے مقصد سے تو مجھ پر حق ہوگیا یہ کہ قیامت کے روز اس کا شفیع ہوجاؤں۔

رواہ الطبرانی والدارقطنی وغیرہا عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

ف وہابیوں دیوبندیوں سے پوچھو کہ جب تقویت الایمان وبہشتی زیور کے رو سے حضور کو اللہ نے شفیع نہیں بنایا تو حضور اپنے غلام زائر کی شفاعت اپنے اوپر کیسے فرماتے ہیں۔ دیوبندیو! غور کرو اور اپنے کفریات سے توبہ کرو۔

حدیث ۸۰: حضور سید نا رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَمَنْ لَّمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی میرے وصال شریف کے بعد تو گویا اس نے میرا دیدار کیا حیات ظاہری میں۔ اور جس نے میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ • رواہ ابن عساکر عن سیدنا امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۸۱: حضور سید کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ حَجَّ اِلٰی مَکَّۃَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ کُتِبَتْ لَہٗ حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَانِ۔ • یعنی جس نے مکہ کا حج کیا پھر میری زیارت کے قصد سے میری مسجد میں

آیا تو اس کے لیے دو حج مبرور لکھے جائیں گے۔

• رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث (۸۲) حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

مَنْ سَأَلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم الدَّرَجَۃَ وَالْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ زَارَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وعلی آلہ وسلم کَانَ فِیْ جِوَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ۔

یعنی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے درجہ اور وسیلہ کی دعا مانگی اسے قیامت کے روز حضور کی شفاعت حلال ہوگئی اور جس نے حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی قبر کی زیارت کی وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قرب میں ہوگا۔

• رواہ ابن عساکر عنہ •

ف ملاحظہ ہو، حضرت علی شیر خدا فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ اور یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے اور امام الوہابیہ تقویت الایمان میں لکھتا ہے جو کسی نبی ولی کو خدا کے یہاں وکیل و سفارشی و شفیع سمجھے وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ •

حدیث (۸۳)

رواہ ابن عساکر مثلہ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ف حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی امام الوہابیہ اور اس کی پیروی میں دیوبندیوں کا وہی فتوی ہے جو تقویۃ الایمان سے ابھی بیان کیا گیا معاذ اللہ تعالیٰ۔

حدیث (۸۴) حضور سید القاہرین علی اعداء رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں • مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ وَاَنَا حَیٌّ وَمَنْ زَارَنِیْ کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ •

یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی میرے بعد وصال تو گویا اس نے میری زیارت کی

حالت حیاتِ ظاہری میں اور جس نے مجھے دیکھا تو قیامت کے روز میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا

رواہ ابوالفتح سعید بن محمد فی جزئہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث (۸۵) حضور سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں

مَنْ زَارَنِیْ مَمَاتِیْ کَمَنْ کَانَ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَمَنْ زَارَنِیْ حَتّٰی یَنْتَہِیَ اِلٰی قَبْرِیْ کُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَہِیْدًا اَوْ قَالَ شَفِیْعًا ●

یعنی جس نے میری زیارت کی میرے وصال شریف کی حالت میں وہ مثل اس کے ہے جس نے حیات ظاہری میں میرا دیدار کیا۔ اور جس نے میری زیارت کی میرے مزار شریف تک پہنچ کر تو قیامت کے روز میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔

رواہ ابو جعفر العقیلی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث (۸۶) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں

مَنْ زَارَنِیْ مَیِّتًا فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ حَیًّا وَمَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اُمَّتِیْ لَہٗ سَعَۃٌ ثُمَّ لَمْ یَزُرْنِیْ فَلَیْسَ لَہٗ عُذْرٌ ●

جس نے میری زیارت کی حالت وصال میں تو گویا اس نے دیکھا مجھے حالتِ حیات میں اور جس نے میری قبر کی زیارت کی قیامت کے دن اسے میری شفاعت واجب ہو گئی اور جس میرے امتی کو وسعت تھی پھر اس نے میری زیارت نہ کی تو اُسے کوئی عذر نہیں ہے۔

رواہ ابن النجار عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ●

ف ان تینوں حدیثوں ۸۴، ۸۵، ۸۶ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا شافع محشر ہونا ظاہر ہے اور حدیثیں بھی اس مضمون کی گزریں مگر وہابی اور دیوبندی اب تک یہی کہتا ہے کہ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے تقویۃ الایمان ص ۸ اس ناپاک عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ معاذ اللہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے شرک کو مٹایا نہیں بلکہ سکھایا اور شرک

پھیلایا اَسْتَغْفِرُ اللہ

حدیث (۸۷) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَمَنْ مَاتَ بِاَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

یعنی جس نے میری زیارت کی میرے وصال کے بعد تو گویا اس نے میرا دیدار کیا میری حیات ظاہری میں اور جو ان دونوں حرموں میں سے کسی حرم میں مرا تو قیامت کے روز امن پانیوالوں میں اُٹھے گا۔ رواہ الدارقطنی عن رجل من آل حاطب عن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ف ۔ ملاحظہ ہو روز قیامت کے حالات کی خبریں بیان فرما رہے ہیں۔ دیوبندیو کیا یہ علوم ما فی الغد میں سے ہے یہ تو حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو حاصل ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

حدیث (۸۸) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا کَانَ حَقًّا عَلَی اللہِ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ● یعنی جو شخص آیا میری زیارت کرنے تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ میں اُس کا شفیع ہوں قیامت کے دن۔

رواہ ابن المقری فی معجمہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وصححہ الحافظ ابن سکن

حدیث (۸۹) حضور سیدنا صفوۃ اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں،

مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ● یعنی جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی میرے وصال کے بعد تو وہ مثل اس شخص کے ہے جس نے میری زیارت کی میری حیات ظاہری میں

● رواہ الطبرانی و الدارقطنی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث (۹۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوا اور عرض کی:

یَا رَسُوْلَ اللہِ اَیُّ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی قَالَ فَاَخَذَ

كَفًّا مِّنْ حَصًى فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدُكُمْ هٰذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ ـ

• یعنی یارسول اللہ کون سی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے ۔ کہتے ہیں ۔ پھر حضور والا نے ایک مٹھی کنکریاں لے کر زمین پر پھینکیں اس کے بعد ارشاد فرمایا وہ تمہاری یہ مسجد ہے ۔ مسجد مدینہ کے لیے ۔

• رواہ مسلم عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ عنہ ۔ وروی الامام احمد والترمذی عنہ ۔ اختلف رجلان فی المسجد الذی اُسِّسَ علی التقویٰ فقال احدھما ھو مسجد النبی فسألاہ عن ذلک فقال ھو ھذا

حدیث (۹۱) حضرت ارقم ابن ابی الارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بدری ہیں فرماتے ہیں ۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ میں رخصت کے لیے حاضر ہوا کیونکہ میں بیت المقدس جانا چاہتا تھا ۔ حضور والا نے ارشاد فرمایا

وَمَا يُخْرِجُكَ اِلَيْهِ اَفِيْ تِجَارَةٍ قُلْتُ لَا وَلٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم صَلَاةٌ هٰهُنَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلَاةٍ ثَمَّ ●

• یعنی کیوں بیت المقدس جا رہے ہو کیا تجارت کے سلسلہ میں میں نے عرض کی نہیں لیکن وہاں میری کچھ زمین ہے ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک نماز یہاں بہتر ہے وہاں کی ہزار نمازوں سے ۔

• رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الارقم بن ابی الارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث (۹۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص حضور والا سے رخصت ہونے حاضر ہوئے ۔ تو ارشاد فرمایا کہاں کا ارادہ کیا ۔ عرض کی بیت المقدس کا ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْ غَيْرِهٖ اِلَّا الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ـ

• رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں

کی ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے سوائے مسجد حرام کے رواہ البزار عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ف** یہ دونوں مبارک حدیثیں اس مسئلہ میں نص ہیں کہ مسجد نبوی کی ایک نماز مسجد اقصیٰ کی ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے فالحمد للہ رب العلمین

حدیث (۹۳) حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

مَنْ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِيْ اَرْبَعِيْنَ صَلَاةً لَا تَفُوْتُهٗ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ ـ

• یعنی جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں کہ کوئی نماز اس سے فوت نہ ہوئی تو لکھی جائے گی اس کے لیے برارت جہنم سے اور برارت عذاب سے اور برارت نفاق سے ۔

رواہ الامام احمد والطبرانی ورجالہ ثقات عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ـ

حدیث (۹۴) حضور سیدنا دافع القحط والمرض والالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں ۔ • مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنْزِلِهٖ اِلٰى مَسْجِدِيْ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَحُطُّ عَنْهُ خَطِيْئَةً

یعنی جس وقت سے تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے میری مسجد کی طرف چلتا ہے تو ایک پیر اٹھانے پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک پیر اٹھانے پر ایک گناہ مٹایا جاتا ہے ۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ •

حدیث (۹۵) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں :

مَنْ دَخَلَ مَسْجِدِيْ هٰذَا يَتَعَلَّمُ فِيْهِ خَيْرًا اَوْ يُعَلِّمُهٗ كَانَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

• یعنی جو شخص میری اس مسجد میں آیا کوئی بھلائی سیکھنے کے لیے یا کسی کو سکھانے کے لیے وہ شخص بمنزلہ مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوگا ۔ رواہ یحییٰ عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ •

حدیث (۹۶) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں ۔ مَنْ

دَخَلَ مَسْجِدِیْ ھٰذَا لِلصَّلٰوۃِ اَوْ لِیَذْکُرَ اللّٰہَ تَعَالٰی اَوْ یَتَعَلَّمَ خَیْرًا اَوْ یُعَلِّمَہٗ کَانَ بِمَنْزِلَۃِ الْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ لَمْ یُجْعَلْ ذٰلِکَ لِمَسْجِدٍ غَیْرِہٖ ●

یعنی جو میری اس مسجد میں آیا نماز یا ذکر الٰہی کے لیے یا کوئی بھلائی سیکھنے یا کسی کو سکھانے کے لیے تو ہوگا وہ بمنزلہ اس شخص کے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے اور نہیں ہوگی یہ فضیلت کسی دوسری مسجد میں۔ رواہ یحییٰ عن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

● ف یہ دونوں مقدس حدیثیں بھی اس بارے میں نص ہیں کہ مسجد اقصیٰ سے مسجد نبوی میں فضیلت زیادہ ہے اور مسجد نبوی میں جو ثواب و فضیلت ہے مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں وہ ہرگز نہیں ہے۔ ہاں دنیا کی اور مسجدوں سے بیت المقدس میں زیادہ فضیلت ہے۔ والحمد علی ذالک

حدیث ٩٧ : حضور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ وَ مِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ ● یعنی میرے کاشانۂ اقدس اور میرے منبر کے درمیان ایک کیاری ہے جنت کی کیاریوں میں سے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے

رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ●

حدیث ٩٨ : حضور خیر الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ ●

یعنی میری قبر شریف اور میرے منبر کے درمیان جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔ رواہ البخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حدیث ٩٩ : حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ وَمَا بَیْنَ الْمِنْبَرِ وَ بَیْتِ عَائِشَۃَ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ ●

یعنی میرا منبر جنت کے سبزہ زاروں میں سے ایک سبزہ زار پر ہے اور منبر اور (حضرت)

عائشہ کے گھر کے درمیان ایک کیاری ہے جنت کی کیاریوں میں سے ● رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ عنہ ●

حدیث ١٠٠ : حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مُصَلَّایَ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ ●

یعنی میرے کاشانۂ اقدس اور میرے مصلے کے درمیان جنت کی کیاریوں میں ایک کیاری ہے

● رواہ یحییٰ و ابو طاہر بن المخلص فی انتقائہ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ●

حدیث ١٠١ : حضور سید نا رسول الکل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں

مَنْ حَلَفَ عِنْدَ مِنْبَرِیْ ھٰذَا اَیْمِیْنًا کَاذِبَۃً اِسْتَحَلَّ بِھَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّ لَا عَدْلًا ●

یعنی جس نے میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائی کسی مسلمان کا مال حلال کرنے کے لیے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی اور سب فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل ● رواہ النسائی برجال ثقات عن جابر رضی اللہ عنہ

حدیث ١٠٢ : حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ اَحَقُّ اَنْ یُّزَارَ وَ تُرْکَبَ اِلَیْہِ الرَّوَاحِلُ ● یعنی میں پچھلا نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے زیادہ حق رکھتی ہے اس کا کہ اس کی زیارت کی جائے اور اس کی طرف سواریاں چلائی جائیں۔ رواہ ابن الجوزی فی مثیر الغرام عن سیدتنا ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حدیث ١٠٣ : حضرت سیدتنا ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو سنا ارشاد فرماتے تھے ● صَلٰوۃٌ فِیْہِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا مَسْجِدَ الْکَعْبَۃِ

یعنی ایک نماز اس مسجد نبوی میں زیادہ فضیلت والی ہے ہزار نمازوں سے اس کے سوا دوسری
تمام مسجدوں میں ادا کی ہوئی نمازوں سے سوا مسجد کعبہ کے۔ رواہ مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

حدیث ۱۰۴ : حضور قائد الغر المحجلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد فرماتے
ہیں • لَا یَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِیْ ھٰذَا عَلٰی یَمِیْنٍ اٰثِمَۃٍ وَّلَوْ عَلٰی سِوَاکٍ
اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَہٗ •
یعنی کوئی شخص میرے اس منبر کے قریب جھوٹی قسم نہیں کھائے گا اگرچہ ایک ہری مسواک پر ہو مگر وہ اپنا
ٹھکانا جہنم میں بنائے گا یا جہنم اس کے لیے واجب ہوگئی۔ رواہ ابوداود ابن حبان
والحاکم وصححاہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ •

حدیث ۱۰۵ : حضور سید خلق اللہ علی الاطلاق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کسی سفر
سے تشریف لاتے تو مدینہ طیبہ کی طرف متوجہ ہوتے اور سیر فرماتے آہستہ کامل سیر اور دعاء
فرماتے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِھَا قَرَارًا وَّرِزْقًا حَسَنًا • یعنی اے اللہ کردے
ہمارے لیے مدینہ میں سکون اور اچھا رزق رواہ الحاملی فی الدعاء اور دوسری
روایت میں ہے • طَرَحَ رِدَاءَہٗ عَنْ مَنْکِبَیْہِ وَقَالَ ھٰذِہٖ اَرْوَاحُ طَیِّبَۃٍ
یعنی چادر مبارک دوش اقدس سے گرا دیتے اور فرماتے یہ ہیں مدینہ طیبہ کی پیاری پیاری ہوائیں

حدیث ۱۰۶ : حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سنا ارشاد فرماتے تھے • اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ
کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ یعنی مدینہ منورہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے اگر جانتے ہوں۔ رواہ مسلم عن
سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (رواہ مسلم عن ابوالقا)

حدیث ۱۰۷ : حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں
اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ • رواہ الامام
مالک عن سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ •

حدیث ۱۰۸ : حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میں نے
حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سنا ارشاد فرماتے تھے۔ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَائِھَا

وَشِدَّتِھَا اَحَدٌ اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّشَھِیْدًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ •
یعنی کوئی شخص مدینہ کی سختی و تکلیف پر صبر نہیں کرے گا مگر میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا قیامت
کے روز •

حدیث ۱۰۹ : حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔
اِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِیْ ھٰذَا رَوَاتِبُ فِی الْجَنَّۃِ • یعنی بے شک میرے اس
منبر کے پائے جنت میں قائم ہیں • رواہ النسائی عن ام المومنین ام سلمۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا •

حدیث ۱۱۰ • حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔
• مَنْ خَرَجَ حَتّٰی یَاْتِیَ ھٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءَ
فَیُصَلِّیْ فِیْہِ کَانَ لَہٗ کَعِدْلِ عُمْرَۃٍ یعنی جو گھر سے نکلا یہاں تک کہ اس مسجد مسجد
قبا میں آیا اور نماز پڑھی تو اس کے لیے ثواب عمرہ کے برابر ہے۔ • رواہ النسائی عن
سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ •

حدیث ۱۱۱ - حضور رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں
اَلصَّلٰوۃُ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءَ کَعُمْرَۃٍ یعنی ایک نماز مسجد قبا میں عمرہ کے مثل
ہے • رواہ الترمذی عن اسد بن ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ •

حدیث ۱۱۲ - حضور افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں۔
یَبْعَثُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ھٰذِہِ الْبَقِیْعَۃِ وَمِنْ ھٰذَا الْحَرَمِ
سَبْعِیْنَ اَلْفًا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ یَشْفَعُ
کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا وُجُوْھُھُمْ
کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ •
یعنی اللہ تعالیٰ روز قیامت اس بقیع اور اس حرم سے ستر ہزار شخص ایسے اٹھائے گا کہ
بے حساب جنت میں جائیں گے اور ان میں ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرے گا ان کے
چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔ رواہ فی مسند الفردوس

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

حدیث ۱۱۳ : حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب مکہ معظمہ میں جلوہ افروز ہوتے تو اپنے رؤف ورحیم رب تبارک وتعالیٰ سے یہ دعا کرتے ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ مَنَايَانَا بِمَكَّةَ حَتّٰى تُخْرِجَنَا مِنْهَا ۔ یعنی اے اللہ مکہ میں ہماری موت نہ کرنا تاکہ نکالے تو ہمیں (قیامت کے روز) مکہ سے ۔ رواہ الامام احمد برجال صحیح

حدیث ۱۱۴ : حضور سیدنا صفوۃ اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مکہ معظمہ سے مدینہ باسکینہ کو ہجرت فرماتے وقت اپنے رب کریم جل جلالہ وعم نوالہ سے دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَخْرَجْتَنِيْ مِنْ أَحَبِّ الْبِقَاعِ إِلَيَّ فَأَسْكِنِّيْ فِيْ أَحَبِّ الْبِقَاعِ إِلَيْكَ ۔ یعنی اے اللہ بے شک تو نے ہجرت کرائی مجھے میری محبوب ترین جگہ سے تو ساکن کر تو مجھے اس بقعہ میں جو تجھے سب سے زیادہ پسندیدہ ہو۔ رواہ الحاکم فی مستدرکہ عن الصحیحین ۔

ف ۔ اس حدیث شریف سے مدینہ منورہ کی عزت وعظمت کس درجہ ظاہر و باہر ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں کہ معظمہ مجھ کو سب شہروں سے زیادہ محبوب و پیارا ہے اور تیرے حکم سے مکہ کی سکونت چھوڑ رہا ہوں تو ایسے شہر میں مجھے سکونت عطا فرما جو سب شہروں سے تجھ کو محبوب و پسندیدہ ہو معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ اللہ تعالیٰ کو تمام شہروں سے زیادہ پیارا پسندیدہ محبوب اور مرغوب ہے۔ فالحمد للہ رب العٰلمین ۔

حدیث ۱۱۵ : حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمَسْجِدُ الَّذِيْ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ مَسْجِدُ قُبَاءَ ۔ یعنی وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقوے پر رکھی گئی وہ مسجد قبا ہے ۔ رواہ الامام احمد عن امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

حدیث ۱۱۶ :

رَمَضَانُ بِالْمَدِيْنَةِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ رَمَضَانَ فِيْمَا سِوَاهَا مِنَ الْبُلْدَانِ وَجُمُعَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ جُمُعَةٍ فِيْمَا سِوَاهَا مِنَ الْبُلْدَانِ ۔

یعنی رمضان جو مدینہ طیبہ میں گزار جائے اس کی فضیلت اور ثواب دوسرے شہروں کے رمضان کی فضیلت اور ثواب سے ہزار گنا زیادہ افضل ہے اور مدینہ شریف کا ایک جمعہ اپنی فضیلت اور ثواب میں کل شہروں قریوں کے جمعوں کی فضیلت اور ثواب سے ہزار گنا زیادہ افضل ہے ۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن بلال بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

ف حدیث پاک سے مدینہ باسکینہ کی عظمت کو دیکھیے کہ جس میں کسی مسجد کا اشتنا نہ فرمایا فسبحان اللہ ۔

حدیث ۱۱۷ : حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں ۔ غُبَارُ الْمَدِيْنَةِ يُطْفِئُ الْجُذَامَ یعنی مدینہ منورہ کی خاکِ پاک جذام کو دور کر دیتی ہے ۔

رواہ ابن زبالۃ عن سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وروی ابن النجار و ابن الجوزی فی الوفاء غُبَارُ الْمَدِيْنَةِ شِفَاءٌ مِّنَ الْجُذَامِ ۔

حدیث ۱۱۸ حضور سیدنا مخزن اسرار اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحابہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ۔ إِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ ۔ یعنی بیشک شیطان اس سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب کے نمازی اسے پوجیں ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے ۔ ۔ رواہ الامام احمد ومسلم والترمذی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

حدیث ۱۱۹ : حضور سیدنا معدن انوار اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ۔ إِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ يَئِسَ أَنْ تُعْبَدَ الْأَصْنَامُ فِيْ أَرْضِ الْعَرَبِ وَلٰكِنَّهُ سَيَرْضٰى مِنْكُمْ بِدُوْنِ ذٰلِكَ بِالْمُحَقَّرَاتِ الحدیث۔ یعنی شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کرا دینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر و آسان سمجھے جاتے ہیں ۔ رواہ ابو یعلیٰ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

واصلہ عنہ عند احمد والطبرانی بسندٍ حَسَنٍ ●

حدیث ۱۲۰ و ۱۲۱ حضور سید ناسر اللہ المخزون صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلےٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں ● اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ جَزِیْرَتِکُمْ ھٰذِہٖ وَلٰکِنْ یُّطَاعُ فِیْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَقَدْ رَضِیَ بِذٰلِکَ ● یعنی یقیناً شیطان ضرور اس سے ناامید ہوگیا ہے کہ تمہارے اس جزیرہ میں اس کی پوجا کی جائے۔ ہاں ان اعمال میں اس کی اطاعت کروگے جنہیں تم حقیر جانوگے اور وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے ● رواہ البیہقی عن معاذ بن جبل وعبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ●

حدیث ۱۲۲ و ۱۲۳ حضور سید القاہرین علی اعداء رب العالمین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلےٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے ہیں ● اِنَّ الشَّیٰطِیْنَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ ● یعنی بے شک شیطان اس سے ناامید ہوگیا کہ جزیرہ عرب میں اس کی پوجا کی جائے ● رواہ الامام احمد عن عبادۃ بن الصامت وابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما ● **ف** ۔ مدینہ منورہ کے طفیل میں جزیرۃ العرب کو فضیلت ہوگئی۔ ع وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ

حدیث ۱۲۴ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں ● مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ یعنی جو شخص صبح (نہار منہ) سات کھجور عجوہ کھائے گا اسے زہر اور جادو اس روز نقصان نہ دے گا۔

● رواہ البخاری **ف** عجوہ مبارک کی فضیلت اور بزرگی ملاحظہ ہو

حدیث ۱۲۵ : حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں ● اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَاءً اَوْ اِنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ ● یعنی بے شک عجوہ عالیہ میں شفا ہے فرمایا عجوہ کا صبح نہار منہ کھانا تریاق ہے۔

حدیث ۱۲۶ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلےٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں ● اِنَّ الْعَجْوَۃَ مِنْ فَاکِھَۃِ الْجَنَّۃِ ● یعنی بے شک عجوہ جنتی میووں سے ہے

● رواہ الامام احمد برجال الصحیح ● **حدیث ۱۲۷** ● حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں بیمار ہوا تو حضور حضرت سیدنا شفاء مجسم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے تو اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے دل میں پائی پھر فرمایا تم دل کی بیماری میں مبتلا ہو حارث بن کلدہ ثقیف کے بھائی کے پاس جاؤ کیونکہ وہ طبابت کرنے والا آدمی ہے۔ ● فَلْیَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِّنْ عَجْوَۃِ الْمَدِیْنَۃِ فَلْیَجَاْھُنَّ ثُمَّ لِیَلُدَّکَ بِھِنَّ تو چاہیئے سات کھجوریں عجوہ مدینے سے لے اور انھیں کھرل کرے پھر تمھیں پلا دے رواہ ابوداؤد عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ● **حدیث ۱۲۸** : حضور رافع البلاء والوباء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں : یَنْفَعُ مِنَ الدَّوَامِ اَنْ تَاْخُذَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِّنْ عَجْوَۃِ الْمَدِیْنَۃِ کُلَّ یَوْمٍ تَفْعَلُ ذٰلِکَ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ یعنی دوران سر (دردسر) کو فائدہ دیتا ہے یہ کہ کھائے تو ہر روز سات کھجوریں عجوہ مدینہ کی سات دن تک رواہ ابن عدی فی الکامل ● **حدیث ۱۲۹** : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کَانَ اَحَبَّ التَّمْرِ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْعَجْوَۃُ یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو عجوہ کھجور زیادہ پسند تھی۔ رواہ ابن حبان عنہ ● **حدیث ۱۳۰** : حضرت سیدتنا ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے اِنَّھَا کَانَتْ تَاْمُرُ لِلدُّوَامِ وَالدُّوَارِ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ فِیْ سَبْعِ غَدَوَاتٍ عَلَی الرِّیْقِ یعنی آپ دوران سر کے لئے بتایا کرتی تھیں سات کھجور عجوہ مبارکہ کی صبح نہار منہ کھانا سات روز تک۔ رواہ الخطابی عنہا ● **حدیث ۱۳۱** : حضرت سیدنا امیرالمومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اِنَّ الشَّیَاطِیْنَ قَدْ یَئِسَتْ اَنْ تُعْبَدَ بِبَلَدِیْ ھٰذَا یعنی بے شک تمام شیطان قطعاً ناامید ہوگئے اس سے کہ وہ پوجے جائیں میرے اس شہر میں خلاصۃ الوفاء ● **حدیث ۱۳۲** : حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں مَنْ اَکَلَ

تَسْبَعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلَى الرِّيْقِ لَمْ يَضُرَّهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ شَيْءٌ حَتّٰى يُمْسِيَ • یعنی جو شخص صبح نہار منہ سات کھجوریں عجوہ مدینہ کی کھایا کرے تو اسے اس روز شام تک کوئی چیز نقصان نہ دے گی • رواہ الامام احمد برجال الصحیح •

حدیث ۱۳۳ - حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلےٰ آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں • اَلْكَمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ • سماروغ مَنّ سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کی بیماری کیلئے شفا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط والکبیر بسند جید •

ف عجوہ مدینہ طیبہ کی کھجوروں کی ایک قسم ہے مدینہ طیبہ والے اسے پہچانتے ہیں شیخ محقق دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جذب القلوب میں فرماتے ہیں "وبعضے گویند کہ اصل آں ازاں نخلہ الیست کہ سید کائنات علیہ افضل الصلاۃ والتحیات بدست مبارک خود نشاندہ بود۔ وانواع تمر در مدینہ در کثرت بحد لیست کہ احصائے آں دشوار باشد سید علیہ الرحمہ در تاریخ کبیر یک صد وسی ونہ شمردہ" بعض علماء نے کہا ہے کہ اصل عجوہ کی کھجور ہے جسے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنے دست مبارک سے بویا تھا - اور کھجور کی قسمیں مدینہ طیبہ میں اتنی ہیں جن کا شمار دشوار ہے سید سمہودی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تاریخ کبیر میں ایک سو انتالیس گنی ہیں - اور مدینہ منورہ مکرمہ معظمہ کے فضائل جلیلہ سے یہ بھی ہے کہ اس کے اسمائے مبارکہ بکثرت مروی ہیں جن میں سے حضرت علامہ سید شریف علی نور الدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مستطاب خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفیٰ میں چھیانوے نام بیان فرمائے پھر ۹۶ اسمائے مبارکہ بیان فرما کر آخر میں ایک روایت نقل فرمائی کہ توریت شریف میں مدینہ با سکینہ کے چالیس نام بیان ہوئے ہیں اصل عربی عبارت یہ ہے وعن الدراوردی بَلَغَنِيْ اِنَّ لِلْمَدِيْنَةِ فِي التَّوْرَاةِ اَرْبَعِيْنَ اِسْمًا • یعنی مجھے یہ خبر ملی ہے کہ توریت شریف میں مدینہ پر سکینہ کے چالیس نام ہیں۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کی عظمت اس کے فضائل پہلے ہی سے بیان ہو رہے ہیں۔ اور قرآن

حکیم سے پہلی کتب سماویہ میں بھی حضور سید الانبیاء شافع روز جزا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے شہر مبارک دار الامن دار الامان دار الایمان - .. .. .. کی عزت وعظمت رفعت وبلندی کے خطبے پڑھے گئے ہیں فالحمد للہ رب العٰلمین اور حدیث شریف میں ہے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :- اِنَّ مَلَكَ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنَا اَسْكُنُ الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ مَلَكُ الْحَيَاءِ وَاَنَا مَعَكَ یعنی بے شک ایمان کے فرشتہ نے کہا میں مدینہ منورہ میں رہتا ہوں سکونت پذیر ہوں تو حیاء کے فرشتہ نے کہا میں بھی تمہارے ساتھ ہوں یعنی مدینہ طیبہ میں میں بھی سکونت رکھتا ہوں سُبْحَانَ اللہ سُبْحَانَ اللہ فرشتہ ایمان وفرشتہ حیا دونوں مدینہ طیبہ میں مقیم ہیں اور کیوں نہ ہو کہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم حبیب اس کو قیامت تک کے لئے اپنی جلوہ گاہ خاص بنا چکے تو اس کی عزت وعظمت رفعت وشوکت بلندی وبالائی کا کیا کہنا ہے کہ مکان کی عزت وعظمت اس کے مکین کی عظمت اور مرتبت سے معلوم ہوتی ہے اور یہ تو اللہ رب العزت ذوالجلال والاکرام کے محبوب ومطلوب ومرغوب ہیں ان کی رفعت اور شوکت عزت وعظمت کا کیا پوچھنا - حق یہ ہے کہ جس چیز کو ان کے قدمِ پاک سے نسبت حاصل ہو گئی وہی عزت والی بن گئی - صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم تسلیمًا کثیرًا کثیرا •

حضور پر نور سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین تاج الفحول الکاملین راس العلماء الراسخین آیۃ من آیات اللہ رب العلمین حجۃ اللہ فی الارضین فقیہ امجد محدث ارشد وارث العلوم ابا عن جد مولانا مولوی حافظ قاری مفتی حاجی شاہ علامہ عبد المصطفیٰ **محمد احمد رضا خاں** صاحب قادری آل رسولی بریلوی رضی الرحمٰن تعالیٰ علیہ مدینہ منورہ مطیبہ کے مبارک جنگل کی مدح میں فرماتے ہیں ؎

باغ ذات العماد کہہ دے جو دیکھے یہ بن — کل ھناء ھناء ثمر ھن ثمر ھن
واں بھی ہے تیرا ہی نور ورنہ جناں کو یہ بن — کانٹوں پہ کھینچے کہے چل مرے ہونٹے نہ بن
گلبن باغ ارم پھولے تو پھبتی کہے — خون نے کھایا ہے جوش سوج کے بگڑا بدن

پھرتی ہے تفریح کو خاطر زوّار کے
شام غریباں لئے مشک سوادِ وطن،

ہند میں آفت ہے عیش زندگی و مرگ تو
طیبہ میں راحت ہے موت مردن و خوش دلستن

روضہ ہے عرش دوم و طیبہ جہانِ سوم
چرخ دہم یاں کی خاک خلد نہم یاں کا بن

اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک وَاجعل موتنا
فی بلد حبیبک المصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ اٰلہٖ و اصحابہٖ اجمعین و
بارک وسلم وبجل وعظم ومجد وکرم و ابنہ
الکریم سیدنا الغوث الاعظم و امامنا الامام الاعظم
ومرشدنا مجدد الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنھم وعنابھم
اٰمین یا ارحم الراحمین ویا اکرم الاکرمین ویارب العٰلمین

فقیر حقیر سگِ بارگاہ رضوی غفرلہٗ نے عرض کیا ہے

دکھلادے خدایا مجھے دربارِ مدینہ
مدت سے مرا دل ہے طلبگارِ مدینہ

کب ہوگا الٰہی مجھے دیدارِ مدینہ
فرقت میں مدینہ کے ہوں بیمارِ مدینہ

کیا مجھ کو ضرورت ہو طبیب اور دوا کی
اچھوں سے ہوں اچھا کہ ہوں بیمارِ مدینہ

مل جائے اگر مجھ کو غبارِ رہِ طیبہ
حاصل ہو شفا مجھ کو ہوں بیمارِ مدینہ

میں ہند کو واپس نہ ہوں گر موت بھی آجائے
بلوائیں مجھے در پہ جو سرکارِ مدینہ

اس درجہ تجلی نے مدینہ کو جلا دی
آئینوں کو شرماتی ہیں دیوارِ مدینہ

ہو جانِ نزاکت کی تصدق ترے اُوپر
شرماتا رگِ گل بھی ہے مشعارِ مدینہ

کیونکر ہو بیاں مرتبہ اُس پاک زمیں کا
کیا عقل میں آویں بھلا اسرارِ مدینہ

موت آئے خدایا مجھے طیبہ کی زمیں پر
ہو سامنے وہ روضہ سرکارِ مدینہ

جنت کا طلبگار نہ میں خلد کا شیدا
مل جائے مجھے سایۂ دیوارِ مدینہ

جب گھر سے چلوں پوچھیں احباب کہوں میں
طیبہ ہے مرا قبلہ ہوں زوارِ مدینہ

جب آئے نظر دور سے وہ روضہ خضرا
عشاق کہیں چمکے وہ انوارِ مدینہ

کیا پوچھتے ہو مجھ سے نکیرین لحد میں
بندہ ہوں محمد کا طلبگارِ مدینہ

کونین کا ہر ذرّہ مرے پیش نظر ہو
پرنور کرے آنکھیں جو انوارِ مدینہ

بلوالو محبِ رضوی کو گُلِ وحدت
یہ بھی تو ہے اک بلبلِ گلزارِ مدینہ

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

از امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

رکنِ شامی سے مٹی وحشت شام غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دلآرا دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں روز برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مثل پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

اولیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیتِ نبی کا بھی تجلا دیکھو

زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

ایمنِ طور کا تھا رکنِ یمانی میں فروغ
شعلہ طور یہاں انجمن آرا دیکھو

مہرِ مادر کا مزہ دیتی ہے آغوش حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم ان کا دیکھو

عرض حاجت میں رہا کعبہ کفیلِ الحجاج
آؤ اب داد رسیِ شہِ طیبہ دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسیِ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

کر چکی رفعت کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاکِ در والا دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو

جمعہ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لئے
مجرمو آؤ یہاں عیدِ دو شنبہ دیکھو

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو

خوب مسعیٰ میں بامیدِ صفا دوڑ لیئے
رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دل خونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو